حسین تو حسین ہے حسین تو حسین ہے
یہ پنجتن کا پانچواں ، نبی کا نورِ عین ہے

حسین سے یہ دین ہے حسین سے ہیں دو جہاں
خدا کی جو بھی ہے عطا وہ باعثِ حسین ہے

یہ سیف دیں بلاتے ہیں ، حسین پر عزا کرو
یہ کلمہء حسین سے ہی شاہِ دیں کو چین ہے

تمام گھر لٹا دیا اور اپنا سر کٹا دیا
نہ بھول جانا مؤمنوں شفیعِ حق حسین ہے

کمر ہے خم ضعیف تن پسر کی لاش کا وزن
اُٹھائیگا یہ ابنِ شاہِ خیبر و حنین ہے

حسین اُٹھ کہے تو کیوں لعین شمر نہ اُٹھے
بجائینگے حسین جو دعا کا سجدہ عین ہے

یہ سیف دیں کے واسطے حسین نے دعائیں کیں
چلائی شمر نے چھری ذبح ہوا حسین ہے

مجوسی کو چھڑاوے جو بلا ملک کی ٹال دے
پڑا ہے رن میں بے کفن جو شاہِ مشرقین ہے

جو مانگنا ہے مؤمنوں وہ مانگ لو حسین سے
دعائیں سنتا ہے خدا بہ حرمتِ حسین ہے

ہے مؤمنیں کا آسرا جو داعی ہے حسین کا
حسین جیسا عصر میں یہ مولی بس حسین ہیں

ہمارے دل پہ نور سے اے شاہ لکھ دو یاحسین
جمالی طالبِ نظر اور عاشقِ حسین ہے